



JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 14, Issue: 02, January -June 2021

OPEN ACCESS

JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

اسلامی اور مغربی ذبیحہ کے طریق کار کا تقابلی جائزہ اور اس سے متعلقہ مستحبات (دراسۃ شرعیہ لغویہ)

Mechanical Slaughtering in Islam and European countries & its relevant Newer Issues: A shariah Perspective

Dr. Abdul Hameed*

Lecturer Dept. of Fatwa Studies, Shariah Academy, International Islamic University, Islamabad.

Dr. Hafiz Muhammad Nasrullah Khan*

Assistant Director, Markaz Al-Fazilah Department of Islamic Studies, The Islamic University Bahawalpur

Abstract

The foremost condition for the acceptance of rituals is to use Halal Food. Muslims always directed by Almighty Allah to earn fair and Halal eatable products which also affect human being health. There is a prescribed format in Islam to slaughter an animal for the purpose of using its meet, the animal is declared dead if the blood remains in the body of such animal. Hand slaughter mechanism has been replaced by mechanical slaughter mechanism which shocked Muslims, living in such societies where hand slaughter is prohibited by law, as it contains many controversial issues like saying the name of Almighty Allah upon slaughtering a huge quantity of animal at once whether it is permissible, as some time the animal may dies before it could be slaughtered because of electrical shocks given to it in order to relief the animal from pain of slaughtering. This study aims to conduct such issues from Islamic perspective through drawing line between Islamic and currently new invented slaughtering mechanism.

Keywords: Slaughtering Animals, mechanical slaughtering, Halal Food, Islamic law of food, shariah perspective of slaughtering animals.

موضوع کا تعارف:

انسانی پیدائش کا محدود مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے¹ جس کی منجربانی کے مطابق ادائیگی ایک نفسی، عقلی اور بدنی اعتبار سے صحت مند اور تندرست انسان کر سکتا ہے۔ اور انسان کا مختلف پہلوؤں سے صحت مند اور تندرست ہونا، لوگوں کے ساتھ



اچھا برتاؤ، اولاد کی صحیح تربیت و نشوونما اور اچھے معاشرے کی بنیاد حلال اور پاکیزہ اشیائے خورد و نوش سے غذائیت حاصل کرنے میں ہے۔ یہی وہ حکمت جس کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مضر صحت والے جانوروں کا گوشت کھانا حرام قرار دیا ہے جبکہ باقی جانوروں کا گوشت کھانا حلال قرار دیا ہے۔ بدن، صحت اور جان جیسے عظیم مقاصد شریعت کی حفاظت اور عبادت و ادعیہ کی قبولیت کا انحصار حلال اور پاکیزہ مطعومات و مشروبات پر ہونے کی وجہ سے مفید اور حلال غذا حاصل کرنے کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔

گلوبلائزیشن کے اس دور میں جہاں ٹیکنالوجی، سائنس اور دوسرے اہم شعبوں میں ترقی ہونے کی وجہ سے انسان کی جگہ مشین نے حاصل کی ہے وہاں مشروبات و مطعومات میں رجحانات تبدیل ہونے کے ساتھ ساتھ اشیائے خورد و نوش کی تیاری اور بنانے کا عمل بھی عموماً مشین کے ذریعے طے ہونے لگا ہے۔ جن میں بیک وقت ایک سے زیادہ جانوروں کو مشین کے ذریعے ذبح کرنا، جانوروں کے سر پر زور دار ضرب (Hit) لگا کر بے ہوش کرنا یا الیکٹرک کرنٹ سے جانور کو ذبح کے لیے تیار کرنا، جیسے نئے نئے مسائل شامل ہے۔ خصوصاً جن غیر مسلم ممالک میں ہاتھ کے ساتھ ذبح کرنا (Hand slaughter) ممنوع ہے اور وہاں مسلمانوں کی آبادی سکونت اختیار چکی ہے، اور وہاں عام طور پر ذبح کرنے والا جمہول الحال ہوتا ہے، اور اشیائے خورد و نوش صرف اور صرف ان تجارتی منڈیوں سے خریدی جاسکتی ہیں جہاں عموماً غیر مسلم لوگوں کا غلبہ ہوتا ہے، اور اس سے بڑھ کر مسلم اور غیر مسلم ممالک کے مابین تجارتی تعلقات کی وجہ سے اشیائے خورد و نوش امپورٹ اور ایکسپورٹ ہونے کی وجہ سے حلال غذا کی تلاش اور اس کا حصول مزید پیچیدہ مسئلہ بن گیا ہے۔

ان پیچیدہ مسائل کی شرعی تکلیف، تدلیل اور تعلیل کر کے شرعی حکم معلوم کرنا ایک ایسے عالم کے لیے بھی کافی مشکل ہے جو موجودہ دور میں ہونے والی تبدیلیوں سے ناواقف ہے۔ ذیل میں اسلامی اور مغربی ذبیحہ کا طریقہ کار، ان کی خصوصیات اور خصوصاً مغربی ذبیحہ کے جدید طریقہ کار سے متعلقہ پائے جانے والے اعتراضات و شبہات کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

اسلامی ذبیحہ کا مفہوم

ذبح کا لغوی مفہوم

الذَّبْحُ، (جس کا مادہ ہے ذ، ب، ح) فِطْحٌ یَفْتَحُ کے وزن پر ذبح یذبح کا مصدر ہے اور چیر پھاڑ کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے: ذَبَحْتُ الشَّاةَ۔ ذَبْحٌ كُوْزَالٌ كِي زِيْرَ سِیْ بَهِیْ پُڑْهَآ جَاتَا هِیْ جِیْسَا كَهْ اللّٰهُ تَعَالٰی كَا فَرْمَا نِ هِیْ: ﴿وَفَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ﴾² (اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا)، جس کا معنی ہے ذبح ہونے والا جانور۔ اسی طرح ذبیحہ بھی ذبح ہونے والے جانور کو کہا جاتا ہے³۔ اور اس کی مونث ذبیحة ہے۔ اسی ذبح کرنے اور چیر پھاڑ کرنے کے معنی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَذَبْحُوهَا وَمَا كَادُوْا یَفْعَلُوْنَ﴾ (تب انہوں نے اس کو ذبح کر دیا (مگر) وہ لگتے نہ تھے کہ ایسا کریں گے)۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قوم موسیٰ کو

فرعون کے ہاتھوں جن سختیوں کا سامنا تھا اس کے بارے میں فرمایا: ﴿يَذَّبْحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ﴾ (تمہارے بیٹوں کو وہ چن چن کر ذبح کرتے، اور تمہاری بیٹیوں کو وہ زندہ رکھ چھوڑتے)۔

اور ذبح کے معنی میں قرآن مجید میں لفظ ذکاۃ بھی استعمال ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهْلِيَ لغيرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ﴾ (تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو، اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو، لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں)۔

ذبح کا اصطلاحی اور شرعی مفہوم

فقہاء نے جانور کی گلے کو کتنا کاٹنا ہے اور کون کون کالے گا اس لحاظ سے ذبح کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں جو معنی کے لحاظ سے متقارب ہیں اگرچہ الفاظ میں مختلف ہیں۔ ان میں سے جامع مانع تعریف حنبلی فقہاء نے کی ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

"ذبح أو نحر الحيوان المأكول البري المقذور عليه بقطع حلقومه ومرئيه أو عقر ممتنع"⁷

(خشکی پر رہنے والے ماکول اللحم جانور کے، جس کو پکڑ کر ہاتھ سے ذبح کرنے کی قدرت پالی جائے، سانس لینے والی

اور کھانے پینے والی شریانوں کو کاٹنے ہوئے ذبح یا نحر⁸ کرنا یا (غیر مقدور جانور کو) بدن کے کسی بھی حصے پر زخم لگانا،

ذبح یا ذکاۃ کہلاتا ہے)۔

اصطلاحی مفہوم پر غور و فکر کرنے سے معلوم ہوا کہ جانوروں کو ذبح کرنے کے مختلف طریقوں کو مندرجہ ذیل دو اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

ذبح اختیاری اور ذبح غیر اختیاری

1- ذبح اختیاری

ایسے جانور جو انسان کے قابو میں ہوں خواہ پالتو ہوں جیسے گائے، بیل، بکری وغیرہ۔ یا جنگلی جانور ہوں جیسے ہرن، نیل گائے وغیرہ لیکن انہیں مانوس بنا لیا گیا ہو۔ اس طریقے میں جانور کے مخصوص مقام پر مخصوص رگوں کو کاٹنا جاتا ہے۔ جن میں سانس کی نالی (نرخرہ) اور غذا کی نالی (موی) اور دوشہ رگ (ودجین) شامل ہیں۔ ایسے جانوروں میں ذبح کا عمل حلق اور لہبہ میں انجام دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں بھی آتا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت بدیل بن ورقاء کو مدینہ کی گلیوں میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ مقام ذبح حلق اور لہبہ ہیں۔

"بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- بُدَيْلَ بْنَ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيَّ عَلَى جَمَلٍ أُورِقَ يَصْبِيحُ فِي فِجَاجٍ مِثْلِي أَلَا إِنَّ الذَّكَاةَ فِي الْخَلْقِ وَاللَّيْبَةِ"⁹۔

اور حضرت ابن عباس سے بھی یہی منقول ہے کہ ذکاۃ کا مقام حلق اور لبہ ہے: "الذکاۃ فی الخلق واللبيۃ"¹⁰۔

ذبح اور نحر میں فرق ذبح کی جگہ سے کیا جاتا ہے۔ حلق وہ جگہ ہے جو جانور کی گردن میں دونوں ڈانٹھوں اور لبہ کے درمیان ہوتی ہے۔ اور لبہ جانور کی ہڈیوں کی ہڈی کے اوپر اور گردن کے نیچے والا گڈھا ہوتا ہے۔ حلق میں رگوں کو کاٹنا ذبح کہلاتا ہے جیسا کہ چھوٹی گردن والے جانوروں بھینس، گائے اور بکری وغیرہ میں کیا جاتا ہے۔ اور لبہ میں نیزہ مار کر خون بہانا نحر کہلاتا ہے جیسا کہ لمبی گردن والے جانور اونٹ کو کیا جاتا ہے، ذبح اور نحر کا یہ فرق مستحب ہے ضروری نہیں¹¹۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ مقام حلق میں جانور کی چار رگوں (جن کا اوپر ذکر گزرا ہے) کو یا اکثر کو کاٹنا ضروری ہے، اگر جانور کی رگیں نہ کاٹی جائیں تو جانور حلال نہیں ہوگا۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے شریطۃ الشیطان سے منع فرمایا ہے: "فھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شریطۃ الشیطان، زاد ابن عیسیٰ فی حدیثہ: «وهی التي تذبح فیقطع الجلد ولا تفوی الأوداج، ثم تتروک حتی تموت»"¹² (رسول اللہ ﷺ نے شریطۃ الشیطان سے منع فرمایا ہے، ابن عیسیٰ نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ شریطۃ الشیطان وہ جانور ہے جس کو ذبح کیا جائے تو صرف کھال کاٹی جائے اور رگیں نہ کاٹی جائیں پھر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے)۔

2- ذبح غیر اختیاری

ذبح اختیاری میں بنای کردہ مقام ذبح کا کاٹنا جب انسان کے بس میں نہ ہو، ے والی صورت میں جانور کے بدن کے کسی بھی حصے کو زخمی کر کے دم مسفوح نکال دینا ذبح کے لیے کافی ہوگا، اور اسے ذبح غیر اختیاری کہتے ہیں۔ جیسا کہ علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں: "وذاکاة الضرورة جرح وطعن وإنه دم فی أي موضع وقع من البدن"¹³ (یعنی بدن کے کسی حصے کو زخمی کرنا اور خون بہانا ذبح ضرورت کہلاتا ہے)۔

ذبح غیر اختیاری نیزے یا تیر سے زخم لگانے یا شکاری کتے کے ذریعے شکار کرنے سے ہوتا ہے، اور اس سے جانور کے جسم پر زخم لگنا اور اس سے خون بہنا ضروری ہے۔ اگر جانور کا جسم نہ کٹے بلکہ چوٹ کے صدمہ سے مر جائے تو جانور حلال نہیں ہوگا۔ جیسا کہ حدیث میں بھی ہے کہ اگر تیر کی چوڑائی سے چوٹ کھا کر جانور مرے تو وہ "وقیذ" ہے، جس کا کھانا حلال نہیں ہے۔ "سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض، فقال: إذا أصاب بحدہ فکل، وإذا أصاب بعرضه فقتل، فإنه وقیذ، فلا تأکل"¹⁴ (میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اس کی دھار سے لگے تو کھاؤ اور جب اس کی چوڑائی سے لگے تو وہ وقیذ ہے اسے مت کھاؤ)۔

یہاں یہ بات یاد رہے کہ ذبح کی اصل صورت ذبح اختیاری والی ہی ہے۔ اور جب تک جانور پر قدرت حاصل کر کے ذبح کرنا ممکن ہوگا اس وقت تک ذبح اختیاری کا طریقہ ہی اختیار کیا جائے گا¹⁵، البتہ جانور پر قدرت حاصل نہ ہونے کی صورت میں غیر اختیاری ذبح کا طریقہ اختیار کیا جائے گا¹⁶۔

ذبح کی مشروعیت

جانور کے حلال ہونے کے لیے اس کو ذبح ہونا شرط ہے اور اس کی مشروعیت کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

قرآن مجید سے ذبح کی مشروعیت کے دلائل

پہلی دلیل: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهْلِلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ) ﴿تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو، اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو، لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں)۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں حرام جانوروں کا ذکر کرنے کے بعد حلال جانوروں کو مستثنیٰ کیا ہے اور یہاں جانور ہیں جن کو ذبح کیا ہو۔ تو ذبح ہونا کسی جانور کے حلال ہونے کی شرط ہے اور یہی اس کی مشروعیت کی دلیل ہے¹⁸۔

دوسری دلیل: اللہ تعالیٰ نے ایسے جانور حرام قرار دیئے ہیں جن کو ذبح نہ کیا گیا ہو، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ﴾، اسی طرح فرمایا: ﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ﴾۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے میتہ کو حرام قرار دیا ہے²¹ اور میتہ وہ جانور ہے جو غیر شرعی کے علاوہ مر جائے۔ لہذا شرعی طریقے سے ذبح کرنا جانور کے حلال ہونے کی شرط ہے۔

سنت سے ذبح کی مشروعیت

پہلی حدیث: فرمان نبوی ﷺ ہے: " ما أهر الدم وذكر اسم الله فكل----- " (جس کا خون بہا دیا جائے اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا جائے اسے کھا لو)۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا جانور کھانے کا حکم دیا ہے جس کا خون بہا دیا جائے۔ اور خون ذبح کرنے سے ہی بہایا جاتا ہے۔

دوسری حدیث: آپ ﷺ نے عدی بن حاتم کے سوال کرنے پر فرمایا "ما أصاب بحدہ فكله، وما أصاب بعرضه فهو وقيد" (جب اس کی دھار سے لگے تو کھاؤ اور جب اس کی چوڑائی سے لگے اور مر جائے تو وہ وقید ہے اسے مت کھاؤ)۔ اس حدیث میں بھی آپ ﷺ نے وہ جانور حلال قرار دیا جس کو دھار لگے اور اس کا خون نکلے، اور خون نکلنا جانور کے ذبح ہونے کی علامت ہے۔

اجماع سے دلیل

اس بات پر علما کا اتفاق ہے کہ وہ جانور جس پر ذبح کرنے والے قدرت ہو تو اسے ذبح کرنا اس کے حلال ہونے کے لیے ضروری ہے۔ اور اگر وہ بغیر ذبح کے مر گیا تو وہ حرام ہوگا²⁴۔

شرعی ذبح کی شروط

فقہاء نے شرعی ذبح کے لیے مندرجہ ذیل شروط بیان کی ہیں:

1. ذبح کرنے والا بالغ اور ممیز ہونے کے ساتھ ساتھ مسلم یا کتابی (یہودی یا عیسائی) ہو۔ چنانچہ بت پرستوں، بت دین مجوسی، مرتد اور کتابی کفار کے علاوہ کسی کا ذبیحہ حلال نہیں ہوگا۔
2. ذبح کرنے والا آلہ تیز دھاری دار ہو جس سے جانور کا خون تیزی سے بہ جائے۔ دینت اور ہڈی کی دھات سے نہ بنا ہوا ہو۔
3. ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے کر ذبح کرے²⁵۔

شرعی ذبح کے آداب

شرعی ذبح کے مندرجہ ذیل آداب ہیں:

1. ذبح کرنا کآلہ تیز دھاری دار ہوتا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو²⁶۔ جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے: "إن الله كتب الإحسان على كل شيء، فإذا قتلتم فأحسنوا القتلة، وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، وليحد أحدكم شفرته، فليرح ذبيحته"²⁷۔
2. ذبح کرنے والے آلے کو جانور کے سامنے تیز نہ کیا جائے۔ جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے: "أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بجد الشفار، وأن توارى عن البهائم"²⁸۔
3. جانور کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلانا مستحب ہے²⁹۔
4. جانور کو آرام دہ طریقے سے مذبح کی طرف لے کر جانا نہ کہ کھینچ کر۔ جیسا کہ آپ ﷺ ایک مرتبہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے جانور کو کان سے پکڑ کر کھسیٹ کر لے جا رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "دع أذنها، وخذ بسالفتة"³⁰۔
5. جانوروں ایک دوسرے کے سامنے ذبح نہ کرنا۔ اور اسی طریقے کو ابن عمر، ابن سیرین عطا، ثوری، امام شافعی اور اصحاب الراي نے پسند کیا ہے³¹۔
6. جانور کا سر قبلہ کی طرف کرنا³²۔
7. ذبح ہونے کے بعد جانور کا جسم ٹھنڈا ہونے کا انتظار کرنا³³۔

8. ذبح کرنے والا ذبح کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو³⁴۔
9. جانور کے اعضاء کو رسی سے باندھنا۔ اصل تو یہی ہے کہ جانور کو آرام پہنچایا جائے اور وہ بغیر باندھنے سے ہوتا ہے۔ البتہ اونٹ کے لیے فقہاء نے جائز قرار دیا ہے³⁵۔ اور ویسے بھی ایسا جانور جو قابو میں نہ آ رہا ہو اسے باندھنے میں کوئی حرج نہیں ہے³⁶۔
10. شرعی ذبح کی یہ شرط اور آداب مجمع فقہ اسلامی کے قرار میں بھی دیکھی جاسکتی ہیں³⁷۔

شرعی ذبح کے اس طریقہ کار کی حکمت

دین اسلام کو اللہ تعالیٰ نے آخری سماوی دین بنا کر نازل کیا اور اس کو لوگوں کے پسند فرمایا، اور اللہ تعالیٰ نے وہ تمام اشیا جو انسانوں کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہیں وہ حرام قرار دیں اور جو انسانی صحت اور بدن کے لیے مفید ہیں ان کو جائز و حلال قرار دیا۔ اسی لیے صرف طیب اور پاک چیزیں ہی اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دی ہیں اور خبیث چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ ذبح کے اس طریقے سے جانور کے اندر جو انسانی صحت کے لیے نقصان دہ خون اور فضلات ہوتے ہیں، وہ خارج ہو جاتے ہیں جس سے ایسے جانور کا گوشت انسانوں کے لیے مفید ہو جاتا ہے۔ یہی بات حنفی عالم علامہ کاسانی نے بیان کی ہے: "لا یحل - الحیوان - بدون الذبح والنحر لأن الحرمة فی الحیوان المأكول لمكان الدم المسفوح وأنه لا یزول إلا بالذبح والنحر، ولأن الشرع ورد بإحلال الطیبات قال اللہ تعالیٰ: ﴿يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ﴾ (کوئی جانور بغیر ذبح اور نحر کیے حلال نہیں ہو سکتا؛ کیونکہ جانور کی حرمت صرف اور صرف اس میں پائے جانے والے دم مسفوح کی وجہ سے ہوتی ہے اور وہ خون بغیر ذبح اور نحر کے خارج نہیں ہوتا، اور ایسا کرنے کا حکم اس لیے ہے کہ شریعت نے حلال اور طیب چیزوں کو جائز قرار دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہے؟ تو آپ ﷺ بتا دیجئے کہ طیب اور پاک چیزیں ان کے لیے حلال ہیں")، اور مردار، جو اپنی طبعی موت مرتا ہے اس کی حرمت کی وجہ بھی یہی ہے کہ اس میں دم مسفوح باقی رہ جاتا ہے³⁸۔ اور ابن سعدی فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے جو مردار کو حرام قرار دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں نقصان دہ خون باقی رہ جاتا ہے جس سے اس کا گوشت بھی نقصان دہ ہو جاتا ہے"³⁹۔ اور حافظ ابن قیم بھی یون رقم طراز ہیں: فإن الميتة إنما حرمت لاحترقان الرطوبات والفضلات والدم الخبيث فيها، والذكاة لما كانت تزيل ذلك الدم والفضلات كانت سبب الحل" (کہ مردار اس لیے حرام ہے کہ اس میں نقصان دہ رطوبات، فضلات اور پلید خون باقی رہ جاتا ہے، جبکہ ذبح کا اسلامی طریقہ اسی خون اور فضلات کو نکالنے کا سبب ہے اور نتیجہ ایسا جانور بھی حلال ہو جاتا ہے)⁴⁰۔

خلاصہ: اسلامی ذبح کے طریقہ کار میں جانور کو ذبح کرتے وقت اس کی وہ امتزیاں جن سے خون جلدی سے نکل جاتا ہے ان کو باسانی کاٹا جاتا ہے، ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ ذبح بسم اللہ بھی پڑتا ہے، اس میں جانور کو گرم پانی میں ڈالنے یا ذبح سے پہلے کسی چیز سے اس کے سر پر چوٹ لگانا یا بجلی کے جھٹکے دینے کا کوئی امر نہیں پایا جاتا جو کہ عموماً جانور کے لیے مزید تکلیف کا سبب بننے کے ساتھ ساتھ خون نکلنے کے عمل کو بھی سست کرتا ہے اور وہ خون جانور کے جسم میں رہ جاتا ہے۔

مغربی ذبیحہ کا جدید طریقہ کار (مشینی ذبح)

عصر حاضر میں ہونے والی ترقی سے جہاں زندگی کے دوسرے شعبوں میں تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں وہاں ذبح کے طریقوں میں تبدیلیاں آئی ہیں۔ پہلے صرف لوگ ہاتھ کے ساتھ جانور ذبح کرنے کے طریقے کے جانتے تھے اور اب ہاتھ سے ذبح کی بجائے مشین سے جانوروں کو ذبح کرنے کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے۔ اگرچہ برصغیر میں ابھی تک اس طریقے کو اتنی پذیرائی نہیں ملی لیکن آئندہ ایام میں جیسے مشین نے تمام کاموں میں انسان کی جگہ لے لی ہے، ذبح کے معاملات میں بھی مشین کو جگہ مل جائے گی۔ اور خاص طور پر وہ ممالک جہاں ہاتھ کے ساتھ ذبح کرنا منع ہے بلکہ لوگ اپنا جانور، خواہ وہ قربانی کا ہی کیوں نہ ہو، بھی اپنے گھر میں ذبح نہیں کر سکتے، وہاں لامحالہ مشین سے جانور کو ذبح کرنا پڑتا ہے۔ جس کا ایک باقاعدہ طریقہ کار (Process) جس کو ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے۔

ذبح کا مشینی طریقہ

ترقی کے اس دور میں جانور کو مشین کے ذریعے ذبح کیا جاتا ہے، البتہ اگر مشین سے ذبح کرنا مشکل ہو جائے تو مختلف وسائل سے جانور کو مشین کے ذریعے ذبح کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

مشینی ذبح کا طریقہ

بنیادی طور پر مشینی ذبح کے لیے دو طریقوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

پہلا طریقہ: انسانی اور مشینی عمل سے ذبح

عموما بڑے جانوروں جیسے گائے، بھینس، بکری، دنبہ وغیرہ کو بے ہوش کر کے⁴¹ مشین سے جڑی زنجیر سے لٹکا دیا جاتا ہے اور ایک آدمی چھری سے اس کا حلق کاٹ دیتا ہے۔ کبھی لٹکانے سے قبل بے ہوش کرنے کے بعد زمین پر ہی ذبح کر دیا جاتا ہے۔ البتہ باقی کام جیسے کھال اتارنا، گوشت کے ٹکڑے کرنا وغیرہ مشین کے ذریعے انجام پاتے ہیں⁴²۔ اسی طرح ان بڑے جانوروں کو اب بغیر بے ہوش کیے ان کا سر مشین کے اندر رکھ دیا جاتا ہے اور مشین کے ذریعے اسے ذبح کیا جاتا ہے۔ تو اس طریقے سے ذبح بھی مشین کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

دوسرا طریقہ: مشینی عمل سے ذبح

اس طریقے میں عموماً چھوٹے جانوروں کو، جیسے مرغیوں، مرغابیوں وغیرہ، مشین کی ایک لمبی چین جس پر ہزاروں نکلے لگے ہوتے ہیں ان پر لٹکا دیا جاتا ہے، چین چلتے ہی بجلی کے شاک سے مرغی بے ہوش ہو جاتی ہے اور پھر مشینی عمل سے ہی مرغی آگے بڑھتی ہے اور مشینی چھری کے ذریعے اسے ذبح کر دیا جاتا ہے۔ تو ایک بار مشین چلانے سے ہزاروں مرغیاں ذبح کر دی جاتی ہیں⁴³۔

مشینی ذبح سے متعلقہ مستحبات اور ان کے احکام

مشینی ذبح کا حکم بیان کرنے سے پہلے وہ نئے مسائل جو مشینی ذبح کے عمل سے تعلق رکھتے ہیں تاکہ مشینی ذبح کے شرعی حکم کو سمجھنا آسان ہو جائے۔

پہلا مسئلہ: بسم اللہ پڑھنے کا حکم

مشینی ذبح کے طریقوں میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ جانور ذبح کر دیئے جاتے ہیں۔ تو مشینی ذبح کے وقت ایک مرتبہ بسم اللہ پڑھنا تمام جانوروں کے لیے کافی ہو گا یا تمام کے لیے الگ سے بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ تو اس بات کو سمجھنے کے لیے جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا کیا حکم ہے اس کو سمجھا ضروری ہے۔ جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کے وجوب یا عدم وجوب کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

پہلا قول: جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا فرض ہے

حنفی فقہا⁴⁴، مالکی فقہا⁴⁵ (مشہور قول) اور ایک قول میں حنبلی فقہا⁴⁶ کے ہاں بسم اللہ کا جانور کو ذبح کرتے وقت پڑھنا فرض ہے۔ اگر ذبح کرتے وقت بھول گیا تو وہ ذاکر کے حکم میں ہے البتہ جان بوجھ کر چھوڑنے والے کا ذبیحہ حرام ہو گا۔ اور یہ حکم قرآن و سنت اور اثر سے ثابت ہے۔

دلائل:

قرآن سے:

1. اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ﴾⁴⁷۔ آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس جانور کو فسق قرار دیا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ اور فسق کا ارتکاب حرام کے ارتکاب سے ہوتا ہے نہ کہ جائز کام سے۔ اسی طرح مطلق نہیں تحریم کے لیے ہوتی ہے⁴⁸۔
2. اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ﴾⁴⁹۔ آیت میں اللہ تعالیٰ نے مطلق حکم دیا ہے اور حکم کسی چیز کے واجب ہونے کا تقاضا کرتا ہے⁵⁰۔

سنت سے:

1. وہ روایت جس میں عدی بن حاتم نے آپ ﷺ سے پوچھا تھا کہ میں اپنا کتا شکار کے لیے بسم اللہ پڑھ کر چھوڑتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((فقال النبي صلى الله عليه وسلم: إذا أرسلت كلبك وسميت، فأخذ فقتل فأكل فلا تأكل، فإنما أمسك على نفسه قلت: إني أرسل كلبا آخرا، لا أدري أيهما أخذه؟ فقال: لا

تأكل، فإنما سميت على كلبك ولم تسم على غيره))⁵¹۔ (جب تو اپنا کتا شکار کے لیے چھوڑے اور بسم اللہ بھی پڑھے اور کتے نے شکار کا جانور پکڑا اور قتل کر کے کھایا تو اس سے توں کچھ نہ کھا کیونکہ اس نے اپنے لیا شکار کیا ہے، تو میں نے کہا: میں اپنا کتا بھیجتا ہوں اور کسی اور کتے کو بھی ساتھ پاتا ہوں اب پتہ نہیں کس نے ان میں سے شکار کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس مت کھاؤ، کیونکہ توں نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کسی دوسرے پر)۔

تو اس حدیث آپ ﷺ نے کھانے سے منع فرمایا اور اس کی علت بسم اللہ نہ پڑھنے کو قرار دیا۔

2. فرمان نبوی ﷺ ہے: ((ذبيحة المسلم حلال ذكر اسم الله أو لم يذكر؛ إنه إن ذكر لم يذكر إلا اسم الله))⁵² (مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، اللہ کا نام لے یا نہ لے، کیونکہ اگر وہ کسی کا نام لیتا تو اللہ کا ہی نام لیتا)۔ تو بسم اللہ بھول جانے سے ذبیحہ حرام نہیں ہو جاتا۔

اثر سے:

حضرت ابن عباس کا قول ہے: "من نسي التسمية فلا باس"⁵³ (جو ذبح کے وقت بسم اللہ بھول جائے اس میں کوئی حرج نہیں)۔ دوسرا قول: ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا سنت موکدہ ہے شافعی فقہاء⁵⁴ کے ہاں ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا سنت موکدہ ہے اگر ذبح نے جان بوجھ کر یا بھول کر ترک کر دی تو ذبیحہ حلال ہی ہو گا۔

دلائل:

قرآن سے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالِدَمُ وَالْحُنْزِيرُ وَمَا أَهَلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْفُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ﴾⁵⁵۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ذبیحہ کو حلال قرار دیا ہے اور بسم اللہ پڑھنے کو ذکر نہیں کیا۔ لہذا بسم اللہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کا ذبیحہ حلال قرار دیا ہے جبکہ وہ غالباً بسم اللہ نہیں پڑھتے۔ لہذا یہ واجب بھی نہیں⁵⁶۔

سنت سے دلیل

شافعی فقہانے اس روایت سے استدلال کیا ہے جس میں ایک قوم کے لوگوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں، ہماری قوم کے لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں لیکن ہمیں علم نہیں ہوتا کہ انہوں نے اس پر بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں، تو کیا ہم کھالیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((اذكروا اسم الله واكلوا))⁵⁷ (اللہ کا نام لے کر کھا لو)۔ اسی طرح وہ حدیث

جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: ((المسلم يذبح على اسم الله سمي اولم يسم))⁵⁸ (مسلمان اللہ کے نام پر ہی ذبح کرتا ہے، وہ اللہ کا نام لے یا نہ لے)۔

اختلاف کا سبب

بسم اللہ کے وجوب اور عدم وجوب کے بارے میں یہ اختلاف اللہ کے فرمان: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ﴾⁵⁹، اور وہ فرمان نبوی ﷺ جس سے شافعی فقہانے استدلال کیا ہے جس میں ایک قوم کے لوگوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں، ہماری قوم کے لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں لیکن ہمیں علم نہیں ہوتا کہ انہوں نے اس پر بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں، تو کیا ہم کھالیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اذكروا اسم الله واكلوا"⁶⁰۔ کے مابین پایا جانے والے ظاہری تضاد ہے۔

چنانچہ امام مالکؒ آیت کو حدیث کے نسخ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حدیث ابتدائے اسلام کے زمانے سے تعلق رکھتی ہے۔ جبکہ امام شافعیؒ کے ہاں حدیث کا تعلق ابتدائے اسلام سے نہیں بلکہ یہ مدنی حدیث ہے اور آیت مکی ہے، چنانچہ جمع کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنے والے حکم کو مندب پر محمول کیا ہے۔ البتہ جن فقہانے بسم اللہ پڑھنے کو یاد ہونے کی حالت میں واجب قرار دیا ہے انہوں مندرجہ ذیل حدیث کی بنا پر کہا ہے: "أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إن الله تجاوز عن أمتي الخطأ، والنسيان وما استكروها عليه"⁶¹۔

راج:

پہلی رائے زیادہ راجح ہے جس پر دل مطمئن ہو رہا ہے کہ اگر ذبح کو یاد ہے تو لازمی پڑھے، البتہ بھول جانے کی صورت میں معاف ہے ذبیحہ حرام نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم
اب سوال یہ ہے کہ ایک ہی وقت میں ذبح ہونے والے جانوروں پر ایک ہی بسم اللہ کافی ہے یا تمام جانوروں پر الگ الگ بسم اللہ پڑھنی ضروری ہے؟

جب سے خود کار آلہ سے جانوروں کو ذبح کرنے کا طریقہ سامنے آیا ہے، علمائے بیک وقت ایک سے زیادہ جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں تین آرا کو اختیار کیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. ایسی حالت میں مشین چلانے والے کی طرف سے ایک بار بسم اللہ پڑھ دینا کافی ہے۔
2. ایک مرتبہ بسم اللہ پڑھنا ان جانوروں کے ذبح کے لیے کافی ہوگا جو اس مشین چلانے والے کے سامنے ہیں، یعنی ان جانوروں کو اس چین میں لٹکا دیا جائے جس میں ڈال کر ان کو جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔
3. خود کار آلات کے ساتھ بسم اللہ پڑھنا مشکل ہے اس لیے ان کے ذریعے ذبح حلال نہیں ہوگا۔ پہلا موقف: ایسی حالت میں مشین چلانے والے کی طرف سے ایک بار بسم اللہ پڑھ دینا کافی ہے۔

اس موقف کو سعودی عرب کی دائمی کمیٹی برائے فتویٰ نے اپنایا ہے، جب اس کمیٹی سے مشین ذبح کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس طریقے میں بیک بار کئی تعداد میں جانور ذبح کیے جاتے ہیں تو تسمیہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ تو جواب میں دائمی کمیٹی برائے فتویٰ کے ممبران نے یہ موقف اختیار کیا کہ:

1. جدید آلات سے ذبح کرنا درست ہے جبکہ آلات تیز ہوں اور حلق کیساتھ دیگر رگوں کو بھی کاٹ دیا جائے
2. اگر مشین ایک وقت میں متعدد مرغیاں ذبح کرے تو سب کے لیے ایک بار تسمیہ پڑھنا کافی ہوگا، جس کو کوئی مسلمان یا اہل کتاب آدمی پڑھے گا، ہاں اگر ذبح ہاتھ کے ساتھ ذبح کرے تو ہر مرغی پر الگ سے تسمیہ پڑھنا ضروری ہوگا⁶²۔ کویت کے دارالافتا نے بھی یہی فتویٰ صادر کیا ہے⁶³۔

دوسرا موقف: ایک مرتبہ بسم اللہ پڑھنا ان جانوروں کے ذبح کے لیے کافی ہوگا جو اس مشین چلانے والے کے سامنے ہیں، یعنی ان جانوروں کو اس چین میں لٹکا دیا جائے جس میں ڈال کر ان کو جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ اس موقف کو شیخ صالح بن عثیمین نے اختیار کیا ہے جس کی دلیل میں انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ یہ ایسے ہی ہے جیسے جانوروں کے ایک غول کو دیکھا اور شکاری نے بندوق چلائی اور تسمیہ پڑھ کر فائر کر دیا اب اس فائر کی وجہ سے جو پرندے شکار ہوں گے وہ جائز اور حلال ہوں گے⁶⁴۔ اور ظاہری بات ہے کہ وہ پرندے اس شکاری کے سامنے ہیں جن کو اس نے شکار کیا ہے۔ لہذا جن جانوروں کو ایک تسمیہ سے ذبح کرنا ہے ان کا ذبح کے سامنے ہونا ضروری ہے۔

یہاں شیخ ابن عثیمین کی رائے کی بجائے پہلی رائے زیادہ معتبر ہے اس لیے کہ شکار پر قیاس کرتے ہوئے جن جانوروں کو ذبح کرنا مقصود ہے ان کا تعین کرنا درست نہیں ہے؛ کیونکہ شکاری کے شکار میں اگر کوئی ایسا جانور شکار ہو جائے جس کی شکاری نے نیت نہ کی ہو مگر شکاری نے تسمیہ پڑھ کر فائر کیا ہو تو ایسا جانور بھی حلال ہوگا، حرام نہیں ہوگا، لہذا ایک مرتبہ تسمیہ سے ذبح ہونے والے جانوروں کی تعین کرنا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح یہاں شیخ مولانا تقی عثمانی حفظہ اللہ کی بات بڑی معتبر ہے، انہوں نے مشین پر ذبح کرتے وقت پڑھی جانی والی بسم اللہ کو شکار پر کتے کو چھوڑنے پر قیاس ہے چنانچہ جیسے کتے کو چھوڑتے وقت تسمیہ پڑھی جاتی ہے اور پھر اس شکاری کتے کو چھوڑنے اور شکار ہونے کے مابین کافی فاصلہ بھی آسکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کتا ایک سے زیادہ جانوروں کا شکار لے اور یہ سب حلال ہوں گے، اسی طرح مشین کے ساتھ ذبح کیے جانے والے جانوروں کا حکم ہوگا کہ ایک یہ تسمیہ کافی ہو جائے گا۔ اور اگرچہ یہ باتیں اضطراری حالت کی ہیں اور ہماری گفتگو اختیاری حالت کے بارے میں ہے، مگر چونکہ یہ مسئلہ یورپ وغیرہ عموم بلوی کی حیثیت اختیار کر چکا ہے تو ایسی صورت میں اختیاری حالت کو اضطراری حالت پر قیاس کرنے کی گنجائش نظر آتی ہے تاکہ امت کے لیے آسانی پیدا ہو⁶⁵۔ اور اسی رائے کو شیخ عکرمہ سعید صبری نے اختیار کیا ہے⁶⁶۔

چنانچہ عموم بلوی، مشقت دور کرنے، آسانی پیدا اور اذا ضاق الامر اتسع⁶⁷ کے تحت یہی موقف راجح ہے کہ مشین کے ذریعے ذبح کرتے وقت شروع میں ہی ایک مرتبہ تسمیہ پڑھ لینا کافی ہے۔ البتہ اگر مشین عمل ذبح سے رک جائے، بند ہو جائے تو پھر جن جانوروں کو مشین کے ساتھ ذبح کرنا ہے ان کے لیے نئے سرے سے تسمیہ پڑھنا ضروری ہوگا۔ واللہ اعلم

دوسرا مسئلہ: اختیاری ذبح میں بسم اللہ ذبیحہ پر پڑھنی ہے یا لکھ ذبح پر؟

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بسم اللہ ذبیحہ پر پڑھی جائے گی نہ کہ ذبح کرنے والے آلے پر۔ اور مندرجہ ذیل آیات سے اس کا شواہد پیش کیا ہے۔

1. اللہ تعالیٰ فرمان ہے: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ﴾⁶⁸۔

2. اور فرمان باری تعالیٰ ہے: (فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ)⁶⁹۔

3. اللہ تعالیٰ فرمان ہے (فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ)⁷⁰۔

تمام آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کو پڑھنے کا حکم دیا ہے اور اس سے مراد صرف اور صرف ذبیحہ پر اپنا نام لینے حکم ہے⁷¹۔

تیسرا مسئلہ: اختیاری ذبح میں بسم اللہ پڑھنے کا وقت

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اختیاری ذبح میں ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھی جائے گی اس میں تقدیم نہیں کی جائے گی سوائے اس تقدیم کے جس سے بچنا ناممکن ہو۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ﴾⁷²۔ چنانچہ اس آیت میں ذبح کا معنی پوشیدہ ہے، لہذا اللہ کا نام وقت ذبح ہی متحقق ہوگا⁷³۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک کثیر تعداد میں جانوروں کو ذبح کیا جائے تو ان کے ذبح کے وقت ایک ہی مرتبہ بسم اللہ ان تمام جانوروں کی حلت کا سبب اس وقت بنے گی جب ان تمام جانوروں کو ایک ہی وقت میں ذبح کیا گیا ہو۔ ورنہ اگر ذبح کا وقت تمام کا الگ الگ ہے تا پھر صرف وہی جانور حلال قرار پائے گا جس کے ذبح سے متصل پہلے بسم اللہ پڑھی گئی ہے اور باقی جانوروں کو نسیان والے حکم میں نہیں لایا جاسکتا، جس کے مطابق بھول میں چھوڑ دی جانے والی بسم اللہ میں جانور حلال ہی رہتا ہے۔ لہذا تمام جانوروں پر الگ الگ بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔

چوتھا مسئلہ: ذبح میں کائی جانے والی رگوں کی کٹائی کا مسئلہ

جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ ذبح کے لیے چار رگوں کا کاٹنا ضروری ہے جو مندرجہ ذیل ہیں: حلق، مری اور دوشہ رگ۔ جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے: "افر الاوداج بما شئت" چنانچہ جب یہ چاروں رگیں کاٹ دی جائیں تو ذبح کا عمل مسنون طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے⁷⁴۔

لیکن سوال یہ ہے کہ اگر بعض کٹ جائیں اور بعض نہ کٹیں (کیسا کہ کثیر تعداد میں ذبح کیے جانے والے جانوروں میں ایسا ہونے کے بہت زیادہ خدشات ہوتے ہیں، کیونکہ تمام کی رگوں پر چھری ایک ہی مرتبہ نہیں چلتی بلکہ وقفے وقفے سے چلتی ہے)، یا کم از کم کتنی رگیں کٹ جائیں تو ذبیحہ حلال ہوگا؟

اس پر مذاہب میں اختلاف پایا جاتا ہے، جو مندرجہ ذیل ہے:

حنفی مذہب: کم از کم چار میں سے تین کٹ جائیں تو ذبح شمار ہوگا، کیونکہ تین اکثریت کو شامل ہے۔ اور حکم اکثریت پر لگتا ہے۔ اور یہی مفتی بہ قول ہے⁷⁵۔

مالکی مذہب: دونوں شہ رگ اور حلق کا کٹ جانا شرعی ذبح کے لیے ضروری ہے، مری کا کٹنا شرط نہیں ہے⁷⁶۔
شافعی مذہب: مری اور بلعوم صرف کٹ جائیں تو شرعی ذبح ہو جاتا ہے، البتہ دونوں شہ رگ کو کاٹنا مستحب ہے⁷⁷۔
حنبلی مذہب: ایک رائے شافعی مذہب کے مطابق ہے اور دوسری رائے کے مطابق چاروں رگوں کا کاٹنا شرعی ذبح کے لیے ضروری ہے⁷⁸۔

اختلاف کا سبب:

شرعی ذبح کے لیے واضح طور پر کوئی حدیث نہیں ہے، البتہ دو طرح کی احادیث ہیں، ایک کے مطابق صرف خون کا بہ جانا کافی ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((مَا أَهَرَ الدَّمَّ، وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكَلَّوْهُ))⁷⁹۔ اسی طرح دوسرا فرمان ہے: ((كُلُّ مَا أَفْرَى الْأَوْدَاجَ مَا لَمْ يَكُنْ قَرَضَ نَابٍ أَوْ حَزَّ ظُفْرٍ))⁸⁰۔

پہلی حدیث کے مطابق بعض شہ رگوں کو کاٹنا کافی ہے کیونکہ اس سے خون بہ جاتا ہے جبکہ دوسری حدیث کے مطابق تمام شہ رگوں کو کاٹنا ضروری ہے۔ چنانچہ ان دونوں احادیث سے جو بات سمجھ آرہی ہے وہ یہ ہے کہ شہ رگ کو کاٹنا ضروری ہے، دونوں کو یا ایک کو یا بعض کو، اور یہ اس وقت ہے جب الاوداج کے لام کو بعض اوداج کو کاٹنا مراد لیا جائے۔ کیونکہ کلام عرب میں لام تعریف کبھی کبھی بعض پر بھی دلالت کرتا ہے۔

البتہ حلق اور مری کو کاٹنے کی کوئی دلیل، نص نہیں ہے سوائے سماع کے۔ چنانچہ ایک رائے کے مطابق شرعی ذبح کے لیے اتنا کاٹنا لازمی ہے جس کے کاٹنے پر اجماع ہے، کیونکہ جب ذبح کرنا ضروری ہے اور اس کے لیے واجہ نص نہیں ہے تو پھر کم از کم اتنی مقدار کاٹنا ضروری ہے جس پر اجماع واقع ہو چکا ہے⁸¹۔

راج:

سابقہ بحث سے مندرجہ ذیل نتیجہ سامنے آتا ہے کہ حنفی مذہب کو اپنانے سے مذکورہ دونوں احادیث میں جمع و توفیق کے ساتھ ساتھ ذبح کرنے کی غایت اور جو مقصد ہے وہ پورا ہو جاتا ہے اور وہ ہے کہ جانور کا خون، نجس رطوبتوں ک اور روح کو بدن سے نکالا جائے، اور یہ مقصد دو شہ رگوں میں سے ایک اور مری و حلق کو کاٹنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اور اسی میں ہی ذبح کے معاملے میں آسانی ہے۔

چنانچہ ایک ہی ساتھ کثیر تعداد میں ذبح ہونے والے جانوروں میں اگر حلق، مری اور شہ رگ کٹ جائیں تو ذبیحہ حلال ہے، اور یہی مختار رائے ہے۔ البتہ پرندوں کو مشین سے ذبح کرتے ان اوداج کا کٹنا غیر متحقق ہوتا ہے، کیونکہ وہ مشین بعض رگوں کو کاٹ دیتی ہے اور بعض کو نہیں۔ اور کبھی کبھی تو گردن کے اوپر والی جلد کو ہی کاٹنا جاتا ہے اور مشین چھری رگوں تک نہیں پہنچتی، تو حرام اگرچہ نسین کہا جاسکتا البتہ عدم حلال کا شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر بھی پرندوں کو مشین سے ذبح کرتے وقت کیال کرنے کی ضرورت بہت زیادہ ہوتی

ہے کیونکہ ان کے سر چھوٹے ہونے کی وجہ سے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ پرندہ ذبح ہو گیا ہے، جبکہ خون نکلنا اس کے ذبح ہونے کی علامت نہیں ہے۔

پانچواں مسئلہ: محل ذبح پر چھری نہ پہنچنے کا حکم

ذبح کی جگہ کیا ہے اور کس جہت (حلق یا گدی) سے ذبح کیا جائے گا۔

▪ جہاں تک پہلے نقطے کی بات ہے تو اس بارے میں فقہا⁸² کا اتفاق ہے کہ بڑے جانوروں کو حلق اور لبہ کی درمیانی جگہ سے ذبح کیا جائے گا۔ جسکی دلیل نبی ﷺ کا فرمان ہے: اور ویسے بھی اس جگہ سے خون آسانی جسم سے نکل جاتا ہے اور جانور پر تخفیف کا سبب بنتا ہے۔

▪ جہاں تک دوسرا مسئلہ ہے کہ گردن کی جانب سے کاٹا جائے گا یا حلق کی طرف سے، تو اصل میں ذبح کی جگہ حلق کی جانب ہے، لیکن اگر ذبح نے غلطی سے یا جان بوجھ کر گردن کی جانب سے ذبح کر دیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

پہلی صورت: غلطی سے گردن کے اوپر سے ذبح کرنا

غلطی سے مراد یہ ہے کہ جانور قابو میں نہ آیا اور چھری گردن پر چلی گئی، اور امام احمد بن حنبل کے کہنا ہے کہ ایسے ذبیحہ کے گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اگر جان بوجھ کر گردن کی جانب سے ذبح کیا ہے تو پھر حرام ہے⁸³۔ اور قاضی خرقی کا کہنا ہے کہ اگر غلطی سے گردن سے ذبح کیا اور پھر چھری جانور کی زندگی ختم ہونے سے پہلے پہلے محل ذبح پر آگئی تو ایسا جانور حلال ہوگا، کیونکہ ایسی حالت میں ذبح اس جانور کو ذبح کرنے سے عاجز آ گیا ہے چنانچہ محل کا اعتبار ختم ہو جائے گا۔ اور اگر جان بوجھ کر اس کی گردن سے ذبح کر دیا تو جانور حلال نہیں ہوگا کیونکہ گردن پر زخمی زہق کا سبب ہے اور گردن محل ذبح نہیں ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے اس جانور کے پیٹ کو پھاڑ کر مار دیا ہے⁸⁴۔

دوسری صورت: جان بوجھ کر گردن سے زخم لگانا

اگر کوئی ذبح جان بوجھ کر جانور کی گردن کو زخم لگاتا ہے تو امام مالک اور امام احمد کے ایک قول کے مطابق ایسا کرنا جائز ہے۔ کیونکہ حلق تک پہنچنے سے پہلے جانور گردن اور کمر کی ہڈی کے کٹ جانے کی وجہ سے مر جاتا ہے⁸⁵۔ جبکہ حنفی اور شافعی فقہا کے ہاں اور امام احمد کے ایک قول کے مطابق ایسا کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس سے جانور کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ اور اگر اتنی جلدی ذبح کرے کہ اس کی زندگی باقی تھی اور حلق کاٹ دیا تو جانور حلال ہوگا۔ ورنہ اگر جانور کی حرکت بند ہوگئی اور اس کو ذبح نہ کرے گا تو جانور حرام ہوگا⁸⁶۔ اسی طرح اگر ذبح کو معلوم نہ ہو کہ جانور میں زندگی کی رمت باقی ہے کہ نہیں تو پھر دیکھا جائے گا کہ کیا ذبح کا آلہ تیز دھاری دار ہے تو اس کو حلال کہا جائے گا ورنہ نہیں⁸⁷۔

راج:

سابقہ بحث سے معلوم ہوا کہ فقہا جیسے اس بات پر متفق ہیں کہ گردن کی جانب سے ذبح کرنا معصیت کا کام ہے اسی طرح اس بات پر بھی متفق ہیں کہ جان بوجھ کر گردن سے ذبح کرنے سے جانور حرام ہوگا۔ اگرچہ بعض کے ہاں اگر اس کی زندگی میں اس کو مطلوبہ رگیں کاٹ دی جائیں تو جانور حلال ہوگا۔ لہذا راج یہ ہے کہ گردن سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے اور ایسے ذبح کرنے میں کم از کم شہیہ الحرام پایا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

اب اگر مشینی ذبح کی صورت کو دیکھا جائے اگر تو ذبح کی جگہ اور جہت شرعی طور پر مطلوب ہی ہے تو ایسا جانور حلال ہوگا ورنہ جانور حلال نہیں ہوگا، جیسا کہ اگر دیکھا جائے تو چھوٹے جانوروں کو ذبح کرتے وقت مشینی چھری کبھی ان کے سر پر لگتی ہے اور کبھی گردن کے اوپر، تو ایسی صورت میں بڑی باریک بینی سے کام لینے ضرورت ہے، بصورت دیگر حلت اور حرمت کے مسئلے میں شہیہ پیدا ہو جائے گا اور حرمت کی جانب غالب قرار دی جائے گی۔

چھٹا مسئلہ: جانوروں کو ایک دوسرے کے سامنے ذبح کرنا

جیسا کہ پہلے شرعی ذبح کے آداب میں یہ بات گزری کہ جانوروں کو ایک دوسرے کے سامنے ذبح نہیں کرنا چاہیے۔ چنانچہ مشینی ذبح میں دوسری مسائل کے ساتھ ساتھ ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اس طریق ذبح میں جانوروں کو ایک دوسرے کے سامنے ذبح کیا جاتا ہے۔ تو جانوروں کے ساتھ نرمی اور عدم تکلیف کا برتاؤ کرنا چاہیے، اور ایک دوسرے کے سامنے ذبح کرنے سے تکلیف کا احساس زیادہ ہو سکتا ہے، جس سے ذبح کی حلت تو متاثر نہیں ہوگی البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

ساتواں مسئلہ: جانور کو گرم پانی میں ڈالنا کھال اتارنے اور صفائی کرنے کے لیے جانور کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے

مشینی ذبح کے طریقے میں جانور کو ذبح کر کے فوراً پانی میں ڈالا جاتا ہے تاکہ صفائی ستھرائی ہو جائے اور کھال اتارنے کا عمل آسان ہو جائے۔ لیکن یہاں یہ بات قابل غور بات یہ ہے اگر جانور کی زندگی ابھی باقی ہو اور اسے پانی میں ڈال دیا جائے جس سے اس کی موت واقع ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

تو ایسی صورت میں جس میں ذبیحہ ذبح کے عمل سے نہیں بلکہ کسی اور عمل سے مر جائے تو وہ حلال نہیں ہوگا⁸⁸۔ اسی سے ملتا جلتا حضرت ابن مسعود کا قول ہے جس میں انہوں نے فرمایا: "من رمی طائوا فوق فی الماء فغرق فیہ فلا تاکل"⁸⁹۔ اور اسی طرح اس جب حرام اور حلال جمع ہو جائیں تو حرام حلال پر غالب آجاتا ہے⁹⁰۔

چنانچہ جب مشینی عمل سے کوئی جانور ذبح کیا گیا ہو اور موت سے پہلے پہلے اسے پانی میں ڈال دیا گیا ہو تو وہ پانی اس کی موت کا سبب ہو سکتا ہے جس سے اس کی حلت میں شہیہ آجائے گا۔ اور نتیجہ ایسے جانور حرام ہو جائیں گے۔

اسی طرح شرعی طور پر جانور کو ذبح کرنے کے بعد اتنی دیر چھوڑ دینا ضروری ہوتا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے اور اس کی روح نکل جائے، اس سے اس کے جسم کو تکلیف کم ہوتی ہے اور نبی کریم ﷺ نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔ لہذا مشینی ذبح میں جانور کو ذبح کرنے کے بعد

اتنی دیر چھوڑ دینا ضروری ہے کہ اس کا جسم ٹھنڈا ہو جائے، ورنہ ذبح ہوتے ہی فوراً پانی میں ڈالنے سے کراہت ضرور ہوگی البتہ اس سے جانور کی حلت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اسلامی اور مغربی ذبح کے جدید طریقہ کار میں تقابل

1. اسلامی ذبح کے طریقے سے جانور کا خون تمام نکل جاتا ہے جس سے جانور تھوڑی ہی دیر میں پاک ہو جاتا ہے، جبکہ مغربی طریقہ کار، جس میں جانور کو ذبح سے پہلے پانی میں ڈالا جاتا ہے یا اس کو بجلی کے جھٹکے دیئے جاتے ہیں، جو کہ اخراج دم کے عمل میں رکاوٹ بننے کے ساتھ ساتھ اخراج دم کے عمل کو طول دیتے ہیں، اور اکثر و بیشتر وہ خون جانور کی انتڑیوں میں بھی رہ جاتا ہے، اور ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ ذبح سے قبل جانور کو پانی میں ڈالنا یا اسے بجلی کے جھٹکے دینا موت کے گھاٹ بھی اتار دیتا ہے جس سے جانور کے گوشت میں مزید وائرس پیدا ہو جاتے ہیں۔
2. مغربی طریقہ کار کا فلسفہ یہ ہے کہ اس سے جانور کو راحت ملتی ہے اور یہ طریقہ تکلیف میں کمی کا سبب بنتا ہے اور اسلامی طریقہ کار کو جانور کے لیے تکلیف کا باعث سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ فلسفہ حقیقت کے منافی ہے۔ کیونکہ جانور کو بجلی کے جھٹکے دینا یا پانی میں ڈالنا یا اسے لٹکا کر ذبح کرنا اسے مزید تکلیف دینے کے مترادف ہے، اور اسلامی طریقہ ذبح میں جیسے جیسے جانور کا خون نکلتا ہے اس میں تکلیف کا احساس کم ہوتا جاتا ہے، اور جب جیسے ہی جانور کا خون اور سانس بند ہوتا ہے تکلیف کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اسلامی طریقہ کار سے جانور کی سڑھ کی ہڈی برقرار رہتی ہے جو دماغ سے دل اور پورے جسم کی طرف خون کو نکالنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے اور جیسے ہی جانور کا خون جسم سے نکل جاتا ہے تو وہ کوئی حالت میں چلا جاتا ہے جس سے تکلیف کا احساس ختم ہو کر رہ جاتا ہے
3. عمل ذبح کے بعد جانور کے اعضاء کا حرکت کرنا اس کے خون کے جلدی نکلنے میں معاون ہوتا ہے نہ کہ یہ تکلیف کا سبب ہے⁹¹۔

خلاصہ بحث

اسلام کے اندر اختیاری حالت میں کسی بھی جانور کی حلت کے لیے اس کے جسم کے میں پائے جانے خون کو نکالنا ضروری ہے جو ذبح (جانور کی حلق کی جانب سانس اور کھانے کی انتڑیوں کو کاٹنے) سے یا نحر (حلق میں لبہ والی جگہ سے پہلے خون نکالنا اور پھر ذبح کرنے) سے نکالا جاتا ہے، البتہ غیر اختیاری حالت میں جانور کے کسی بھی حصے سے زخم لگا دینا اور خون کا نکالنا جانور کے حلال ہونے کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ ذبح کرتے وقت جانور پر بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے، تاہم بھولنے کی صورت میں معاف ہے، جانور حلال ہو جائے گا۔ یورپین ممالک اور دوسرے ممالک جہاں ہاتھ کے ساتھ ذبح کرنا قانونی طور پر منع ہے وہاں ہاتھ کی جگہ مشین نے لی ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک یا ایک سے زیادہ جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ مشین کو چلانے (Operate) والا اگر مسلم یا کتابی ہو اور مشین چلاتے وقت تسمیہ پڑھ لے اور مطلوبہ جگہ سے جانور کی مطلوبہ انتڑیوں کو جانور کی موت واقع ہونے سے پہلے پہلے کاٹ دیا جائے تو ایسے

Mechanical Slaughtering in Islam and European countries
& its relevant Newer Issues: A shariah Perspective

جانور خواہ تعداد میں زیادہ ہی کیوں نہ ہوں وہ حلال ہوں گے۔ اگرچہ معاصر علما میں سے بعض نے (جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے) ان جانوروں کا تعین کرنا، جن کو ایک مرتبہ تسمیہ پڑھنے سے ذبح کرنا ہے، ضروری قرار دیا یا جیسا کہ بعض علما نے ایسے طریقہ ذبح میں جانور کی ذبح ہونے سے پہلے موت کے واقع ہونے کے خدشے کی وجہ سے (جبکہ جانور کو ذبح سے پہلے بجلی کے جھٹکے دینے یا پانی میں ڈالنے جانور کی موت واقع ہونا کا خدشہ ہوتا ہے)، ایسے طریقہ سے ذبح کرنا سے منع کیا ہے، مگر جب ان ممالک میں حالات عموم بلوی کی صورت اختیار کر چکے ہیں اور "إذ اضاق الأمر التسع" کے تحت جب شرائط پوری پائی جائیں تو خود کار آلے سے ذبح شدہ جانور حلال ہو گا، کیونکہ دین میں آسانی کا حصول اور مشقت کو دور کرنے کا تقاضا یہی ہے۔ واللہ اعلم

References

- 1- جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ سورہ طور: 56/51
- 2- سورہ صافات، آیت 107
- Sūrah Ṣafāt, verse No: 107
- 3- الفارابی ابو نصر اسماعیل بن حماد الجوهری، الصحاح تاج اللغة (دار العلم للملایین - بیروت، الطبعة: الرابعة 1407ھ - 1987 م)، 1: 1/362؛ مجمع مقدمات اللغة لابن فارس (الناشر: دار الفکر، عام النشر: 1399ھ - 1979 م)، 2/369؛ ابن منظور لسان العرب (الناشر: دار صادر - بیروت، الطبعة: الثامنة 1414ھ - 2/436، Al-Fārābī Abu Naṣar Ismā'īl ibn Ḥammād Al-Johrī, Al-ṣiḥāḥ tāj al-Lughā, Dār al-'ilm li al-Malāyīn, Beirut, 2nd publication 1986 AD, 1/364; Ibn Fāras, Mu'jam maqāiis al-Lughā, Dār al-Fikar, 1979 AD, 2/369; Ibn Manzūr, Jamāl al-Dīn, Lisān al-Arab, Dār Ṣādir, Beirut, 3rd edition, 2/436
- 4- سورہ البقرہ، آیت 71
- Sūrah al- Baqrah, Verse No: 71
- 5- سورہ البقرہ، آیت 49
- Sūrah al- Baqrah, Verse No: 49
- 6- سورہ مائدہ، آیت 03
- Sūrah al-Mā'idah, Verse No: 03
- 7- عبد الرحمن بن محمد بن قاسم العاصمی الحنبلی، حاشیہ الروض المرئع شرح زاد المستتبع (الطبعة: الأولى - 1397ھ)، 7/441؛ مصطفیٰ السیوطی الرحیبانی، مطالب اولی السنن فی شرح غایة المنتهی 18/486
- Abdul Rehman ibn Muhammad ibn Qasim al-Aashmi, Hāshiyat al-Rauḍ al-Murabba' sharḥ zād al-mustaḥqā', 1st publication, 1397 AH, 7/441; Muṣṭafā al-Sayūṭī al-Raḥībānī, Maṭālib olī al-Nuhā fi sharḥ ghay al-muntahā, 18/486
- 8- اونٹ کے گلے کی وہ جگہ جہاں سے اسے کوئی تیز دھاری دار چیز مار کر خون نکالا جاتا ہے اسے نحر کہتے ہیں۔
- 9- سنن دار قطنی، کتاب الاثریہ وغیرہا، باب الصيد والذباح والاطعمیہ وغیر ذلک، 11/53، حدیث 4817
- Sunan Dār Qutnī, Kitāb al-ashribah wq ghairuhā, Bāb al-ṣaid wa al-Dhabā'iḥ wa al-aṭ'imah wa Ghairo dhalik, 11/53, Ḥadith No: 4817
- 10- سنن البیہقی، کتاب الضحایا باب الذکاة فی المقدور علیہ ما بین اللبہ واللق 9/278، حدیث نمبر: 19597
- Sunan AL-baiḥqī, Kitāb al-ḥāyā, Bāb al-dhakāt fi al-maqdūr alaihi mā bain al-labbah wa al-ḥalq, 9/278, Ḥadith No: 19597
- 11- مولانا محمد فہیم، ذبیحہ کے شرعی احکام، (انقضاء پبلیکیشن، نئی دہلی)، 27
- Mulānā Muḥammad Fahīm, Dhabiḥa kay aḥkām, 'ifā Publication, New Dehi, 27

- 12- سنن ابوداود، کتاب الضحایا، باب فی المباحة فی الذبح، حدیث 2826
Sunan Abū Dāwūd, Kitāb al-Ḍaḥāyā, Bāb fī al-mubālagh fī al-dhibh, Hadīth No: 2826
- 13- ابن عابدین رد المحتار علی الدر المختار (الناشر: دار الفکر- بیروت، الطبعة: الثانية، 1412ھ-1992م)، 6/294
Ibn Aabdm, Radd al-Mukhtār Alā al-Durr al-Mukhtār, Dār al-Fikr, 2nd Publication, 1992 AD, 6/294
- 14- صحیح مسلم کتاب الصيد والذباح وما یؤکل من الحيوان باب الصيد بالکلاب العطية، حدیث 1929
Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Ṣaid wa al-Dhabā'ih wa mā yukalo min al-ḥaiwān, Bāb al-Ṣaid bil Kilāb al-muallimah, Hadīth No: 1929
- 15- اور اس پر فقہاء کا اجماع ہے۔ دیکھیے: فتح الباری 9/629: المغنی لابن قدامة 9/395
See: Fatḥ al- Bārī, 9/629; Ibn Qudāmah, Al-Mughnī, 9/395
- 16- ذبیحہ کے شرعی احکام، (انفاء پبلیکیشن، نئی دہلی)، 32؛ ذبح کے انہی طریقوں کو مجمع فقہ اسلامی نے شرعی ذبح کے طریقے قرار دیا ہے۔ دیکھیے: مجمع فقہ اسلامی کا اجلاس نمبر 10، جو جدہ میں 28 جون سے 3 کولائی 1997 تک جاری رہا۔
Mulānā Muḥammad Fahīm, Dhabīḥa kay aḥkām, 32
- 17- سورۃ مائدہ، آیت 03
Sūrah Ma'idah, Verse No: 03
- 18- تفسیر قرطبی 6/51
Tafsīr Qurṭabī, 6/51
- 19- سورۃ مائدہ، آیت 03
Sūrah Ma'idah, Verse No: 03
- 20- سورۃ البقرہ آیت 173
Sūrah al-Baqrah, Verse No: 173
- 21- المغنی لابن قدامة 9/415
Ibn Qudāmah, Al-Mughnī, 9/415
- 22- صحیح بخاری، کتاب الذباح والصيد باب ما انهر الدم من القصب والمروة والهدید، حدیث 5503
Ṣaḥīḥ Bukhārī, Kitāb al-dhabā'ih wa al-Ṣaid, Bāb mā anhar al-Dam min al-Qaṣab wa al-Marwa wa al-ḥadīd, Hadīth No: 5503
- 23- صحیح بخاری، کتاب الذباح والصيد باب التسمیة علی الصيد حدیث 5475
Ṣaḥīḥ Bukhārī, Kitāb al-dhabā'ih wa al-Ṣaid, Bāb al-Tasmiyah Alā al-Ṣaid, Hadīth No: 5475
- 24- اس کا حوالہ گزر چکا ہے
25- التذکیر، د۔ عبدالناصر ابوالبصل ص 4، 5۔ یہ مقالہ مجمع فقہ اسلامی کے اجلاس نمبر 21، 2013 میں پیش کیا گیا۔
Al-Tadhkiyah, Dr. Abdul Naṣir Abū al-Baṣal, 4-5
- 26- المغنی، 8/576
Al-Mughnī, 8/576
- 27- مسلم، کتاب الصيد والذباح وما یؤکل من الحيوان، باب الأمر یا حسان الذبح والقتل، وتحدید الشفرة حدیث 1955؛ سنن ترمذی، ابواب الدیات، باب ما جاء فی السنی عن المشقة حدیث 1409
Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Ṣaid wa al-Dhabā'ih wa mā yukalo min al-ḥaiwān, Bāb al-bi'ḥsān al-dhibh wa al-Qatal wa ḥdīd al-shafrah, Hadīth No: 1955; Sunan al-Tirmadhī, Abwāb al- Diyāt, Bāb Mā Jā'a fī al-Nahy 'an al-Muthlah, Hadīth No: 1409
- 28- سنن ابن ماجہ، کتاب الذباح باب إذا بجمتم، فاحسنوا الذبح حدیث 3172
Sunan Ibn Mājah, Kitāb al-dhabā'ih, Bāb idhā dhabahtum fa'asinū al-dhibḥah, Hadīth No: 3172
- 29- المنتقى من احاديث المصطفى ﷺ (مطبعة الرسالة المقدسية، القدس، فلسطين) ص 165؛ الاعجاز العلمي في التخدير بالذبح ووجوب عدم نضح الذباح
القدس: 1413ھ) ص 2

Mechanical Slaughtering in Islam and European countries
& its relevant Newer Issues: A shariah Perspective

Al-Muntaqā min aḥādīth al-Muṣṭafā, Maṭba‘at al-Risālah, Al-Qudus, Palestine, 165; Al-I‘jāz al-ilmī fi al-taḥdhīr bi al-dhibhī wa wujūb adm nakh‘ī al-dhabā‘ih, Al-Qudus, 1413 AH, 02

³⁰- سنن ابن ماجہ، کتاب الذبائح باب إذا ذبحتم، فأحسنوا الذبح حدیث 3171

Sunan Ibn Mājah, Kitāb al-dhabā‘ih, Bāb idhā dhabāhtum fa‘asinū al-dhibhah, Hadīth No: 3171

³¹- المغنی، 8/576

Al-Mughnī, 8/576

³²- المغنی، 8/574، 576؛ شرح الصغیر (مکتبہ دار المعارف مصر: 1394ھ) 2/172

Al-Mughnī, 8/574-576; Sharḥ al-Ṣaghīr, Maktabh Dār al-Ma‘āraf, Egypt:1394 AH, 2/172

³³- ہدایہ (مطبعہ خیریہ قاہرہ 1326ھ) 4/52

Hidāyah, Maṭba‘a Khairiyah, Qairo : 1326 AH, 4/52

³⁴- تحفۃ الفقہاء 3/97

Tuḥfa al-Fuqahā, 3/97

³⁵- شرح الصغیر 2/172

Sharḥ al-Ṣaghīr, 2/172

³⁶- یہ آداب مولانا محمد نعیم، ذبیحہ کے شرعی احکام، اور التذہیب، د۔ عبدالناصر ابوالیصل کے مقالے، جو کہ مجمع فقہ اسلامی کے اجلاس نمبر 21، 2013 میں پیش کیا گیا، دیکھے جاسکتے ہیں۔

³⁷- مجمع فقہ اسلامی کا قرار نمبر 95 (10/3) {1}، جو کہ ذبائح کے بارے میں، جو کہ دسویں اجلاس میں 23-141828ھ صفر تک جاری رہا اس میں صادر کیا گیا۔

³⁸- بدائع الصنائع (دارالکتب العربی، بیروت: 1982)، 40/5، 41

Badā‘I al-Ṣanā‘I, Dār al-Kitāb al-‘Arabī, Berūt: 1982, 5/40-41

³⁹- تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان 239/2

Taisir al-Karīm al-Reḥmān fi tafsīr kalām al-Mannān, 2/239

⁴⁰- زاد المعاد 3/393

Zād al-Ma‘ād, 3/393

⁴¹- بے ہوشی کا یہ عمل مختلف وسائل سے کیا جاتا ہے، مثلاً: بجلی کے شاک سے، گیس کے ذریعے، سر پر سخت ضرب لگانے سے وغیرہ۔ دیکھیے: التدوین، د۔ التیجانی حسن الامین ص 10 (مقالہ جو کہ مجمع فقہ اسلامی کے اجلاس نمبر 21، 2013 میں پیش کیا گیا)

⁴²- ذبیحہ کے شرعی احکام ص 55

DhbiHah kay shar‘ī aḥkām, 55

⁴³- ذبیحہ کے شرعی احکام ص 55

ibid

⁴⁴- بدائع الصنائع، 5/46

Badā‘I al-Ṣanā‘I, 5/46

⁴⁵- الشرح الصغیر 4/123

⁴⁶- المغنی 13/290

Al-Mughnī, 13/290

⁴⁷- سورہ انعام آیت 121

Sūrah An‘ām, Verse: 121

⁴⁸- بدائع الصنائع 5/46

Badā‘I al-Ṣanā‘I, 5/46

⁴⁹- سورہ حج آیت 36

Sūrah Ḥajj, Verse: 36

- 50- بدائع الصنائع 5/46
- Badā'i al-Ṣanā'i, 5/46
- 51- بخاری، کتاب الذبائح والصيد باب إذا وجد مرغ الصيد كلباً آخر حديث 5486
- Ṣaḥīḥ Bukhārī, Kitāb al-dhabā'iḥ wa al-Ṣaid, Bāb Idhā wujida ma' al-ṣaid kaban 'ākhara, Hadīth No: 5486
- 52- سنن کبری للمینیقی، کتاب الصيد والذبائح، باب من ترک التسمیة وهو من تحل ذبیحة 9/402، حدیث 18895
- Sunan Kubrā al-Baiḥqī, Kitāb al-ṣaid wa al-dhabā'iḥ, Bāb man taraka al-tasmiyah wahuwa miman taḥillo dhabihathū, 9/402, Hadīth No: 18895
- 53- المغنی 13/290
- Al-Mughnī, 13/290
- 54- المجموع شرح المنذ 9/83
- Al-Majmū' sharḥ al-Muhadhab, 9/83
- 55- سورة مائدة آیت 3
- Sūrah Mā'idah, Verse No: 03
- 56- زاد المحتاج 4/380
- Zād al-Muḥtāj 4/380
- 57- سنن کبری بیہقی 9/239، حدیث 19361
- Sunan Kubrā al-Baiḥqī, 9/239, Hadīth No: 19361
- 58- الجامع الکبیر، السیوطی، 1/526؛ سنن کبری بیہقی 9/240، حدیث 19368۔ (الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ)
- Al-Suyūṭī, Al-Jāmi' al-Kabīr, 1/526; Sunan Kubrā al-Baiḥqī, 9/240, Hadīth No: 19368
- 59- سورة انعام آیت 121، بدایة المجتهد 1/369
- Sūrah An'am, Verse No: 121; Bidāyat al-Mujtahid, 1/369
- 60- سنن کبری بیہقی 9/239، حدیث 19361
- Sunan Kubrā al-Baiḥqī, 9/239, Hadīth No: 19361
- 61- سنن صغیر، بیہقی، 3/123، حدیث 2689
- Sunan Kubrā al-Baiḥqī, 3/123, Hadīth No: 2689
- 62- فتاویٰ الطیبیة الدائمة " (463/22)، (462/22)
- Fatāwa al-Lajnah al-Dā'imah, 22/463, 22/462
- 63- مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی " شماره نمبر: 10 (346/1)
- Majallah Majma' al-fiqh al-Islāmī, al-adad: 10, 1/346
- 64- اللقائے المفتوح " (27/35)
- Al-Liqā' al-Maftūḥ, 27/35
- 65- شیخ تقی عثمانی کی یہ گفتگو اس جگہ میں موجود ہے: مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی " شماره نمبر: 10 (544-541/1)۔ منقول از <https://islamqa.info/ur/172296>
- 66- دیکھیں: الذکاة بعد التدریج بالصدقة الکسریة، ڈاکٹر عکرمہ سعید صبری، مفتی د یار قدس ڈاکٹر صاحب نے یہ مقالہ 2013 میں مجمع فقہ اسلامی الدروی میں پیش کیا تھا۔
- See: Al-Dhakāt ba'd al-tadwīkh bi al-ṣadmah al-kahrbā'iyah, Dr. Ikramah Sa'īd Ṣabrī
- 67- احمد زرقا، شرح القواعد الفقہیة، قاعدہ نمبر 18، صفحہ 163 (دار القلم: دمشق)
- Ahmad Zarqā, Sharḥ al-Qawā'id al-Fiqhiyah, Qā'idah No: 18, p.163, Dār al-Qalam, Demashaq
- 68- سورة انعام آیت 121، بدایة المجتهد 1/369
- Surah An'am, Verse No: 121; Bidāyat al-Mujtahid, 1/369
- 69- سورة حج آیت 36
- Sūrah Ḥajj, Verse No: 36
- 70- سورة انعام آیت 118
- Surah An'am, Verse No: 118

Mechanical Slaughtering in Islam and European countries
& its relevant Newer Issues: A shariah Perspective

- 71 - بدائع 5/48
- Badā'I al-Ṣanā'I, 5/48
- 72 - سورہ انعام آیت 121، بدایۃ المجتہد 1/369
- Surah An'am, Verse No: 121; Bidāyat al-Mujtahid, 1/369
- 73 - المغنی 13/290؛ نہایۃ المحتاج 8/118
- Al-Mughnī, 13/290; Nihāyat al-Muhtāj, 8/118
- 74 - بحر الرائق 8/193؛ بدایۃ المجتہد 1/365؛ مغنی المحتاج 4/271؛ المغنی 13/304
- Baḥru al-Rā'iq, 8/193; Bidāyat al-Mujtahid, 1/365; Mughnī al-MuḥTj, 4/271, A-Mughnī, 13/304
- 75 - بدائع الصنائع 3/40؛ ہدایہ 4/53
- Badā'I al-Ṣanā'I, 5/40; Hidāya, 4/53
- 76 - بدایۃ المجتہد 1/425
- Bidāyat al-Mujtahid, 1/425
- 77 - شرح المحلی عن السماع 4/259
- Sharḥ al-Maḥallā an al-Minhāj 4/259
- 78 - شرح الزرکشی علی الخرقی 3/52
- Sharḥ al-Zarkashī Alā al-Khirqī 3/52
- 79 - بخاری، کتاب الشریکۃ باب قسمۃ الغنم حدیث 2488
- Bukhārī, kitāb al-sharikah, Bāb Qismat al-ghanam, Hadīth No: 2488
- 80 - سنن کبریٰ، بیہقی، 9/278، حدیث 19601
- Sunan Kubrā al-Baiḥqī, 9/278, Hadīth No: 19601
- 81 - بدایۃ المجتہد 1/366
- Bidāyat al-Mujtahid, 1/366
- 82 - بدائع الصنائع 5/41؛ اکرشی علی مختصر الکلیل 3/3؛ مغنی المحتاج 4/265؛ المغنی 13/303
- Badā'I al-Ṣanā'I, 5/41, Al-Karshī Alā MuKhtaṣar al-Kalīl, 3/3; Mughnī al-MuḥTj, 4/265; A-Mughnī, 13/303
- 83 - المغنی 13/307
- A-Mughnī, 13/307
- 84 - ایضاً
- Ibid,
- 85 - بدایۃ المجتہد 1/369؛ المغنی 13/306
- Bidāyat al-Mujtahid, 1/369; A-Mughnī, 13/306
- 86 - مغنی المحتاج 4/271؛ المغنی 13/308؛ بحر الرائق 8/194؛ بدایۃ المجتہد 1/369
- Bidāyat al-Mujtahid, 1/369; A-Mughnī, 13/308; Baḥru al-Rā'iq, 8/194; Bidāyat al-Mujtahid, 1/369
- 87 - المغنی 13/308
- A-Mughnī, 13/308
- 88 - ایضاً 13/307
- ibid, 13/307
- 89 - ایضاً
- Ibid,
- 90 - بدائع 5/193
- 91 - دیکھئے: الذکاۃ بعد التدوین بالصمدۃ الکسر باہیہ، ڈاکٹر عکرمہ سعید صبری، مفتی دیار قدس ڈاکٹر صاحب نے یہ مقالہ 2013 میں مجمع فقہ اسلامی الدولی میں پیش کیا تھا۔